بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَامَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، صلي الله عليه و علي آله وصحبه وسلم تسليما كثيراً۔

134:ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوۡتُنَّ اِلَّا وَاَنۡتُمۡ مُّسۡلِمُوۡنَ﴾(آل عمران:102)

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِهٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيۡكُمۡ رَقِيۡبًا﴾(النساء:1)

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِيۡدًا ۙ‏ يُّصۡلِحۡ لَـكُمۡ اَعۡمَالَـكُمۡ وَيَغۡفِرۡ لَـكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِيۡمًا﴾(الاحزاب:70-71)

أَمَّا بَعْدُ:

"فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللهِ، وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ، وَكُلَّ ضَلاَلَةٍ فِي النّارِ"۔

ثُمَّ أَمَّا بَعْدُ:

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت کا بیان کرتے ہیں اس خطبے میں۔اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے اپنے اس ضعیف اور محتاج اور کمزور بندے کے لیے کچھ ایسے لمحات اور اوقات عطا فرمائے ہیں جن میں چھوٹے سے اعمال کے بدلے میں اللہ تعالیٰ عظیم اجر وثواب عطا فرماتے ہیں اور ان خاص لمحات اور اوقات میں سے جو پہلے دس دن ہیں ذوالحجہ کے یہ ان میں سے ایک قسم ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اپنی رحمتوں کی بارشیں برسانا چاہتا ہے تو کوئی ہے ایسا شخص جو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے؟ آئیے دیکھتے ہیں ان دنوں کی فضیلت کیا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں پھر ان دس دنوں میں ہم نے کون سے عمل کرنے ہیں جن سے ہم اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کر لیں اور اللہ تعالیٰ کے ڈھیروں اجر وثواب پالیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

﴿وَالۡفَجۡرِۙ‏ ۝ وَلَيَالٍ عَشۡرٍۙ‏﴾ (الفجر:1-2) (قسم ہے فجر کے وقت کی اور قسم ہے دس راتوں کی)

تفسیر ابن کثیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (کہ دس راتوں کا مقصد ہے دس راتوں کا معنی ہے ذوالحجہ کی دس راتیں)۔

ذوالحجہ کے یہ پہلے دس دن ہیں اللہ تعالیٰ کے ان دس دنوں کی قسم کھائی ہے اور اللہ تعالیٰ جس چیز کی قسم کھاتے ہیں اس کی عظمت بیان کرنے کے لیے کہ یہ عظیم چیز ہے۔

صحیح بخاری میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی عمل صالح ان دس دنوں کے عمل سے بہتر نہیں ہے)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں؟ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا (جی ہاں! جہاد بھی نہیں اِلّا یہ کہ ایک شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے جہاد کے لیے اللہ تعالیٰ کے راستے میں اپنی جان اور مال دونوں لے کر اور جب جہاد پر جاتا ہے تو سب کچھ لٹادیتا ہے واپس آتا ہی نہیں (نہ اس کا مال آتا ہے اور نہ وہ خود آتا ہے))۔

ہاں! اگر کوئی ایسا شخص ہے تو اس کا عمل ان دس دنوں کے چھوٹے سے عمل سے بھی بہتر ہے لیکن ان دس دنوں میں چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی جہاد فی سبیل اللہ سے بھی بہتر ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر کوئی شخص ان دس دنوں میں جہاد کرے تو وہ سب سے افضل ہے۔تو آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے اعمال صالحہ ہیں جن کو کرنے سے اللہ تعالیٰ سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے بندوں پر رحمتوں کی بارشیں نعمتوں کی بارشیں نازل فرماتے ہیں۔یہ اعمال دو قسم کے ہیں، ایک ایسے اعمال ہیں جو خاص ہیں ان دس دنوں کے لیے اور کچھ ایسے اعمال ہیں جو عام ہیں جو آپ پورے سال میں کر سکتے ہیں۔جو خاص اعمال ہیں ان دس دنوں میں:

1۔حج اور عمرہ یہ سب سے افضل اعمال ہیں اگر کوئی مسلمان حج اور عمرہ کرلے تو اللہ تعالیٰ کو ان سب اعمال میں سے حج اور عمرہ زیادہ پسند ہے۔کیوں کہ حج میں یہ سارے کے سارے جو میں خاص اعمال اور عام اعمال بیان کرتا ہوں ان میں سے تقریباً بہت سارے اعمال ایک ساتھ پائے جاتے ہیں۔تو جن کو اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے کہ وہ اس سال میں حج کریں وہ یہ خوشخبری سن لیں کہ اگر ان کا حج، حج مبرور ٹھہرا تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اپنے گھر میں وہ جب لوٹیں گے تو ان کے ساتھ ذرّہ برابر بھی گناہ نہیں ہوگا جیسا کہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے باہر نکلے ہیں۔(حج کے احکام اور مسائل میں پچھلے خطبات میں تفصیل سے بیان کرچکا تھا تو اب بیان کرنے کی ضرورت نہیں)۔

2۔دوسرا عمل ہے تکبیر، ان دس دنوں میں تکبیر پڑھنا اور تکبیر کے الفاظ ہیں:

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ"۔

مشہور تو یہی ہے کہ یہ عید کے دن کے لیے خاص ہے لیکن یہ تکبیر دو قسم کی ہے ایک مطلق ہے اور ایک مقید ہے۔ مطلق یعنی کسی بھی وقت میں آپ پڑھ سکتے ہیں یکم سے لے کر دس تاریخ تک۔ جو مقید ہے وہ جو حج نہیں کرنا چاہتے ان کا وقت شروع ہوتا ہے 9 تاریخ کو عرفات کے دن، 9 تاریخ کو فجر کی نماز سے لے کر 13 تاریخ کی عصر کی نماز تک۔ جو حج کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے تکبیر کا وقت ہے 10 تاریخ کو یعنی عید کے دن، 10 تاریخ کو ظہر کی نماز سے لے کر 13 تاریخ کو عصر کی نماز تک یہ وقت ہے تکبیر کا۔ جو مطلق ہے کسی بھی وقت میں آپ پڑھتے رہیں کوئی خاص قید نہیں ہے اس کی۔

3۔ تیسری قسم کا عمل ہے عید کی نماز پڑھنا۔ عید کی نماز سے بہت سارے لوگ غافل ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ عید کی نماز تو عید الفطر میں ہوتی ہے اور اس کی زیادہ فضیلت ہے عید الاضحیٰ میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص عید نماز نہ پڑھے، کافی لوگ سستی کرتے ہیں۔ نہیں میرے بھائیو! اسلام میں دونوں عیدیں ہیں اور دونوں برابر ہیں حکم کے اعتبار سے تو دونوں عیدوں کی نماز پڑھنی چاہیے اور عید کی خوشی بھی ان لوگوں کے لیے ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عبادت پہلے کر چکے ہوں۔ کیوں کہ خوشی اس کو نصیب ہوتی ہے جو کچھ ایسا عمل کرے جو اس خوشی کے لائق ہو سکے تو جو لوگ پہلے دس دنوں میں بھی اپنے ربّ کو بھول چکے ہیں ان کے لیے عید کیا ہے! جو لوگ رمضان میں روزے رکھتے ہیں یا نہیں رکھتے اور اگر رکھتے ہیں تو غیبت میں نمیمت میں اور سونے میں اپنا وقت گزار دیتے ہیں تو ان لوگوں کی عید کیا ہے! اس لیے عید کی مشروعیت بھی واللہ اعلم حکمت یہ ہے کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اتنا وقت گزارتا ہے تو اس کو خوش ہونا چاہیے کہ اس نے دنیا اور آخرت کی نعمتیں پالی ہیں۔

عید نماز کا اہتمام کرنا ہے اور عید نماز کے لیے نکلنا ہے اور جو اعمال عید کے دن کرنے ہیں ان میں سب سے پہلی بات ہے کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کرنی ہے اور اکثر لوگ اس سے غافل ہو جاتے ہیں کہ عید کی نماز کو پڑھ لیتے ہیں لیکن فجر کی نماز چھوٹ جاتی ہے۔ تو فجر کی نماز کا اہتمام کرنا ہے اس کے بعد عید کی نماز کے لیے تیاری کرنی ہے، عید کی نماز کے لیے جانا ہے اور مصلے کی طرف اپنی بیوی اور بچے اگر ساتھ ہیں تو ان سب کو لے کر جائیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانے میں اگر عورت حیض میں بھی ہوتی تھی تو ان کو بھی اپنے ساتھ لے کر جاتے لیکن وہ مصلے کے اندر داخل نہ ہوتی بلکہ باہر بیٹھ کر تکبیریں پڑھتی رہتی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہتی۔

عید نماز پڑھنے کے بعد دوسرے راستے سے اپنے گھر کی طرف آئیں اور آتے ہی اگر کچھ کھانا ہے تو کھالیں لیکن سنت طریقہ یہ ہے کہ جب بکرا ذبح ہو جائے جس نے قربانی کرنی ہے تو اپنے اس ذبح کیے ہوئے بکرے کے گوشت سے کھائے اور اس کی یخنی سے پیے لیکن اگر وقت زیادہ ہو جاتا ہے اور بھوک لگی ہے تو آپ ناشتہ کر سکتے ہیں کوئی حرج نہیں ہے۔

4۔چوتھا عمل ہے خاص عمل قربانی اور قربانی خاص قسم کے جانور کو ذبح کرنا اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کے لیے۔اس کی یہ تعریف ہے خاص وقت میں خاص اوقات میں اور اس کا وقت شروع ہوتا ہے 10 تاریخ سے لے کر 13 تاریخ تک۔ایام التشریق ختم ہوتے ہیں 13 ذوالحجہ کو۔بعض لوگ سمجھتے ہیں صرف تین دن ہیں 10، 11، اور 12، نہیں یہ غلط فہمی ہے بلکہ قربانی کا وقت 10 سے لے کر 13 تاریخ تک ہے 13 تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے تک آپ قربانی کر سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾(الکوثر:2)(اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو)

تفسیر ابن کثیر میں وہ فرماتے ہیں (کہ نماز کو قربانی سے پہلے بیان کیا ہے نماز کا مطلب ہے عیدالاضحیٰ کی نماز اور ﴿وَانْحَرْ﴾ قربانی کا مطلب ہے ''الأضحية'' جو ہم قربانی دیتے ہیں عید کے دن میں)۔قربانی کی شرطوں میں سے یاد رکھیں:

1۔جانور شرعاً معتبر ہونا چاہیے ہر جانور کی قربانی نہیں ہوتی۔معتبر جانور تین ہیں بکری، گائے یا اونٹ۔

2۔عمر معتبر ہونی چاہیے جانور کی اور معتبر عمر یہ ہے کہ اگر بھیڑ ہے تو چھ مہینے یا اس سے زیادہ، چھ مہینے سے کم عمر کی بھیڑ کی قربانی نہیں ہوتی۔بکری کی ایک سال یا اس سے زیادہ اور گائے کی دو سال یا اس سے زیادہ اور اونٹ کی پانچ سال یا اس سے زیادہ، پانچ سال سے کم اونٹ کی قربانی نہیں ہوتی۔اگر کسی نے بکری ذبح کی ہے اور ایک سال سے کم عمر ہے تو اس کی قربانی نہیں وہ دوبارہ قربانی کرے، معتبر عمر ہونی چاہیے جانور کی۔

3۔معتبر وقت میں، اور قربانی کا وقت جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ عید نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور جس نے عید نماز سے پہلے جانور کو ذبح کیا تو وہ اپنا جانور دوبارہ ذبح کرلے اور جس نے 13 تاریخ کے بعد کیا اس کی قربانی نہیں ہے اس کے لیے عام صدقہ ہوگا اور جو حاجی ہیں جو قربانی کرتے ہیں ان کا وقت بھی عید کے دن سے ہی شروع ہوتا ہے۔

4۔معتبر جگہ کہ جہاں پر آپ موجود ہیں وہیں پر آپ قربانی کریں اور جو حاجی ہیں ان کی معتبر جگہ ہے حدود حرم، قربانی وہ حدود حرم میں کریں گے عرفات میں قربانی نہیں کر سکتے وہ۔چاہیں تو وہ مکہ میں کریں یعنی حرم کی حدود میں اور چاہیں تو منیٰ میں کریں۔مزدلفہ بھی حرم کی حدود کے اندر ہے لیکن عرفات حرم کی حدود سے باہر ہے اگر حاجی نے قربانی کرنی ہے تو وہ حرم کی حدود کے اندر کرے گا۔اگر کوئی شخص جو حج نہیں کرنا چاہتا وہ قربانی کرنا چاہتا ہے تو جہاں پر وہ خود رہتا ہے اسی جگہ سے وہ قربانی کرے۔اگر اس کی فیملی دوسرے ملک میں رہتی ہے اور وہ خود یہاں پر رہتا ہے تب اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنے اس ملک میں جہاں پر اس کی فیملی رہتی ہے وہاں پر قربانی دے کوئی حرج نہیں ہے۔

5۔اس کے بعد کہ عیب سے پاک جانور ہو اور جو عیب جانور کو اس قابل نہیں کرتے کہ اس کی قربانی کی جائے وہ چار ہیں جیسا کہ صحیح حدیث میں آیا ہے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ چار جانور اضحیۃ کے لیے قربانی کے لیے جائز نہیں ہیں:

1۔وہ کانا جانور جس کی ایک آنکھ خراب ہو جائے ختم ہو جائے "**الْبَيِّنُ عَوَرُهَا**" (جس کا کانا پن بالکل واضح اور بیّن ہو دور سے پتہ چلے کہ اس کی آنکھ نہیں ہے)۔

اور اندھا جانور من باب اولیٰ جائز نہیں ہے۔کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اندھا جانور کیوں کہ حدیث میں نہیں ہے تو کوئی حرج نہیں ہے ۔نہیں میرے بھائیو! یہ دین حکمت کا دین ہے اگر ایک آنکھ والا جانور جائز نہیں ہے تو دونوں آنکھیں جس کی نہیں ہیں وہ کیسے جائز ہو سکتا ہے؟! اس لیے اندھا جانور ہے یا اس کی ایک آنکھ نہیں ہے کانا جانور ہے تو اس کی قربانی نہیں بشرطیکہ "**الْبَيِّنُ عَوَرُهَا**" بالکل واضح اور دور سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس میں یہ عیب موجود ہے۔اگر آنکھ میں سرخی ہے، آنکھ میں کوئی تھوڑا سا مسئلہ ہے، کوئی بیماری ہے تو کوئی حرج نہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آنکھ میں تھوڑی سی سرخی ہے تو جانور لیتے نہیں ہیں۔نہیں حدیث کے یہ الفاظ ہیں کہ بالکل واضح ہو آپ کو دور سے بھی نظر آئے کہ اس میں کوئی علت ہے کوئی بیماری ہے کوئی تکلیف ہے۔

2۔"**الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا**" (ایسا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن بالکل واضح ہو)۔آپ دور سے بھی دیکھ سکتے ہیں کہ یہ جانور چل نہیں سکتا۔

3۔ایسا مریض جانور جس کے مرض نے اس کو بٹھا دیا اور ہلاک کر دیا، جس کا مرض بالکل واضح اور ظاہر ہو۔ایسا مریض جانور بھی قربانی کے لائق نہیں ہے جائز نہیں ہے۔

4۔ایسا دبلا جانور جس کی صرف ہڈیاں ہوں ایسا جانور بھی قربانی کے لیے جائز نہیں ہے۔اگر آپ نے ذبح کرنا ہے تو کیا ہڈیاں تقسیم کرتے رہیں گے اس کی؟ قربانی اس لیے کی جاتی ہے تاکہ فائدہ ہو اور اس میں کوئی فائدہ ہی نہیں ہے۔

تو ان چار جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے۔کچھ جانوروں میں نشان لگے ہوتے ہیں، کان پر تھوڑا سا نشان ہوتا ہے، اس کی جلد کے اوپر جسم پر داغ ہوتا ہے ایسے جانوروں کو ذبح کرنا جائز ہے کوئی حرج نہیں کیوں کہ یہ عیب نہیں سمجھا جاتا۔

جانور آپس میں ڈربوں میں سے نکل کر مکس ہو جاتے ہیں تو لوگوں کو دشواری ہوتی ہے کہ یہ کس کا جانور ہے تو وہ نشان لگا دیتے ہیں اگر ایسا جانور ہے جس کے نشان لگا ہوا ہو، کان میں چھوٹا سا سوراخ ہو یا اس کے جسم پر داغ لگا ہوا ہو تو کوئی حرج نہیں ایسے جانور کی قربانی جائز ہے۔

اس کے بعد ذبح کرنے کی چند شرطیں ہیں کہ جانور کیسے ذبح کیا جاتا ہے؟

1۔ذبح کرنے والا عاقل ہو، پہلی شرط ہے کہ عقل ہوا گر پاگل جانور ذبح کرتا ہے تو اس کا جانور حرام ہے۔

2۔ سمجھ دار ہو بالغ ضروری نہیں ہے۔اگر سمجھ دار ہے سات سال عمر ہے، دس سال عمر ہے، بارہ سال عمر ہے ابھی بالغ نہیں ہوا بچہ تو وہ بھی جانور ذبح کر سکتا ہے کوئی حرج نہیں۔ دونوں میں یہ فرق ہے کہ پاگل اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا اور بچہ اللہ تعالیٰ کا نام لے سکتا ہے تکبیر پڑھ سکتا ہے۔اگر وہ کر سکتا ہے یعنی اگر بچہ ہے دس سال کا بالغ نہیں ہے اس نے جانور ذبح کر لیا تو کچھ لوگ سمجھتے ہیں جانور حرام ہے۔ نہیں میرے بھائی! جانور حلال ہے،اس نے تکبیر پڑھی ہے تو جانور حلال ہے۔

3۔ مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو۔ مسلمان تو ہم جانتے ہیں کہ جانور ذبح کرتا ہے تو حلال ہے کیا کافر اہل کتاب یہ مشرک لوگ بھی اگر جانور ذبح کریں وہ حلال ہے؟

جی ہاں! اہل کتاب اگر جانور ذبح کرتے ہیں تو ان کا جانور حلال ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ میں یہ بیان کیا ہے کہ ان کا ذبح کردہ جانور بھی حلال ہے اور ان کی عورتوں سے شادی بھی حلال ہے جائز ہے۔

4۔ جس چیز سے قربانی ہم کر رہے ہیں چھری ہے یا جو چیز بھی ہے وہ تیز ہونی چاہیے اور نہ ناخن کی بنی ہوئی ہو ناخن نہ ہو اور نہ ہی دانت ہو دانت کی بنی ہوئی نہ ہو، نبی رحمت ﷺ نے ان دو چیزوں سے منع فرمایا ہے۔ کچھ لوگوں کو تعجب ہو گا کہ ناخن سے کیسے ذبح ہوتا ہے! یہاں پر تو شاید نہیں ہو سکتا کچھ ملکوں میں جو لوگ جنگلوں میں رہتے ہیں وہ جانوروں کے ناخنوں سے کبھی کبھی ذبح کر لیتے ہیں جانوروں کو تو اگر ایسا جانور جسے ناخن سے یا دانت کی بنی ہوئی چھری سے ذبح کیا جائے تو وہ جانور حلال نہیں ہے۔

5۔ کیا چیز کاٹنی ہے گردن میں سے؟ چار میں سے تین اگر کٹ گئیں تو جانور حلال ہے اور ان چار میں سانس کی نالی پہلے ہے پھر خوراک کی نالی پھر دونوں خون کی نالیاں جو دونوں سائیڈوں پر ہیں۔ان چاروں میں سے تین کٹ گئیں تو جانور حلال ہے اگر چاروں کٹ گئیں تو زیادہ بہتر ہے اور کاٹنا بھی چاروں کو چاہیے لیکن اگر تین کٹ گئیں اور خون نکل گیا بہہ گیا تو جانور حلال ہے ان شاءاللہ۔ کچھ لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ پورے کے پورے سر کو اتار دیتے ہیں۔

یاد رکھیں جب حرام مغز میں جو دماغ کا ایک حصہ ہے چھری لگتی ہے اور وہ کٹ جاتا ہے تو خون نکلنا بند ہو جاتا ہے جانور سے اور خون اس کے اندر رہ جاتا ہے، کچھ علماء کے نزدیک یہ جانور مکروہ ہے اور کچھ کے نزدیک یہ حرام ہے۔ یہ مردار سمجھا جاتا ہے کیوں کہ خون اس کے اندر رہ گیا ہے۔ مردار جانور کیوں حرام ہے؟ وہ اسی لیے حرام ہے کہ اس کے اندر خون جمع ہے اور خون میں جراثیم مل جاتے ہیں اور جراثیم بہت جلدی پیدا ہوتے ہیں خون کے اندر اور یہ گوشت ناپاک ہو جاتا ہے تو اس لیے ان نالیوں کا کٹنا ضروری ہے۔

6۔اللہ تعالیٰ کاذکراور تکبیر پڑھنا "بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَيْكَ " پھرآپ کہہ سکتے ہیں کہ کس کی طرف سے آپ یہ جانور ذبح کر رہے ہیں، آپ اپنا نام لے لیں اور اپنی فیملی کا نام لے لیں کہ فلان شخص اور اس کے گھر والوں کی طرف سے یہ قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے یہ شخص دے رہاہے۔

یہ شرطیں ہیں قربانی کی، یہ وہ خاص اعمال ہیں جو ان دس دنوں میں خاص ہیں۔ بعض ایسے اعمال ہیں جو ان دس دنوں میں خاص نہیں ہیں آپ پورے سال میں کسی بھی وقت میں یہ اعمال کر سکتے ہیں لیکن ان دس دنوں میں ان کی فضیلت بڑھ جاتی ہے اور وہ:

1۔نماز باجماعت ادا کرنااور بہت سارے لوگ اس سے غافل ہیں۔وہ سوتے رہتے ہیں اور سات بجے یاساڑھے بجے جب ڈیوٹی کا وقت ہوتاہے اس سے آدھا گھنٹہ پہلے کاالارم لگا کر سو جاتے ہیں اور صبح جلدی جلدی اٹھ کر منہ دھو کر اپنے کام پر چلے جاتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

کیا مسلمان ایسا عمل کر سکتاہے ؟یہود و نصاریٰ تو ایسا کرتے ہیں کیوں کہ ان کو پتہ نہیں ہے کہ عبادت ربّ کی کیسے کی جاتی ہے ان کے سامنے ربّ تو ایک انسان ہے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو کیا پتہ کہ عبادت کیسے کی جاتی ہے !وہ اپنے منہ کو دھو کر نکل جاتے ہیں اپنے کاموں پر۔ کیا مسلمان بھی ایسا عمل کر سکتاہے کبھی کلمہ پڑھنے والا "لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌرَسُولُ اللّٰهِ"؟ کیااس کے دل میں ابھی اس کلمہ نے جگہ نہیں کی؟ پانچ وقت نماز باجماعت ہر مرد مسلمان پر فرض ہے لیکن لوگ اس سے غافل ہیں۔تو ابھی سے تاکید کرلیں کہ آپ نے فجر کی نماز باجماعت ادا کرنی ہے۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایاہے صحیح حدیث میں کہ جو شخص عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے اللہ تعالیٰ (دیکھیں ربّ ذوالجلال کی رحمتیں دیکھیں)اس کے لیے آدھی رات کا قیام لکھ دیتے ہیں (جیساکہ وہ آدھی رات تک تہجد پڑھتارہا، پڑھی نہیں تہجد اس نے بلکہ اس نے صرف نماز باجماعت ادا کی ہے عشاء کی اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم دیکھیں کہ فرض نماز بھی اس کی ہو گئی اور آدھی رات کا تہجد اور قیام بھی لکھ دیا گیا)اور جو شخص فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اس کے لیے ساری رات کا قیام لکھ دیا گیا۔

عشاء کی نماز آدھی اور فجر تک آدھی یعنی پوری رات کا قیام، تہجد پڑھی نہیں لیکن نامہ اعمال میں قیامت کے دن تہجد لکھا آئے گا ۔اللہ تعالیٰ میں نے کبھی پڑھی نہیں تہجد !لیکن آپ نے عشاء کی نماز باجماعت پڑھی اور فجر کی نماز باجماعت پڑھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم و کرم سے آپ کے لیے تہجد لکھ دی۔

2۔مسجد میں بیٹھ کر انتظار کہ اگر کوئی شخص باجماعت فجر کی نماز ادا کرے اور بیٹھارہے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہے مسجد کے اندر اپنی جگہ پر جب تک سورج طلوع نہیں ہوتا، سورج نکل گیا اس کے بعد وہ دو رکعت ادا کرے جسے

اشراق کی نماز کہتے ہیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایسا اجر عظیم عطا فرماتے ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب (دونوں کا) "تَامَّةٍ ، تَامَّةٍ ، تَامَّةٍ" پورے کا پورا تین مرتبہ فرمایا نبی رحمت ﷺ نے۔

میرے بھائی! چھوٹا سا عمل ہے، آپ گھڑی دیکھیں پینتالیس منٹ لگتے ہیں۔فجر کی نماز کے بعد آپ بیٹھ جائیں پینتالیس منٹ لگتے ہیں اور دو رکعت پڑھنی ہے جب سورج نکل جائے۔دو رکعت پڑھنے کا اتنا ثواب حج اور عمرے کا ثواب یعنی آپ روزانہ حج اور عمرہ کر سکتے ہیں؟ جی ہاں! آپ روزانہ حج اور عمرہ کر سکتے ہیں لیکن یہ جزا اور ثواب میں ہے۔یہ نہیں کہ ایک شخص روزانہ یہ پڑھے فجر کی نماز کے بعد اور حج نہ کرے کہ میرا حج ہو گیا۔ہر گز نہیں، یہ بات ثواب کی ہو رہی ہے کہ ثواب حج اور عمرے کے برابر ہے جس نے ابھی حج نہیں کیا اس پر حج ابھی واجب ہے حج وہ کرے گا اگر وہ مستطیع ہے لیکن جو اجر و ثواب اللہ تعالیٰ نے حج اور عمرے کا رکھا ہے وہی اجر ثواب اس کے برابر اس شخص کو عطا فرمائے گا اپنے رحم و کرم سے جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرے اور فجر کی نماز کے بعد بیٹھا رہے اپنی جگہ پر جہاں پر اس نے نماز پڑھی ہے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے جب تک سورج نہیں نکلا جاتا جب سورج نکل جاتا ہے تو صرف دو رکعت پڑھے اللہ تعالیٰ کے لیے۔یاد رکھیں جب تک وہ شخص اپنی جگہ پر بیٹھا ہے فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعائیں اور بخشش کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ شخص اپنی جگہ سے نکل نہیں جاتا۔

یہ ربّ عظیم ہے یہ ربّ ذوالجلال ہے یہ ربّ رحیم ہے یہ ربّ غفور ہے، یہ ربّ ہے سبحانہ و تعالیٰ۔جیسے میں پہلے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کی بارشیں نازل کرنا چاہتے ہیں اپنے بندوں پر تو کوئی ہے ان رحمتوں کو لینے والا؟ کیا ہمیں اپنے ربّ کی ضرورت نہیں ہے؟ اپنے ربّ کی رحمتوں کی ضرورت نہیں ہے ہمیں کیا ہماری محتاجی ختم ہو گئی ہے؟ یہ ضعیف اور کمزور انسان کیا سمجھتا ہے کہ تھوڑا سا پیسہ آ گیا اور اس کی گردن اوپر ہو گئی۔اللہ تعالیٰ کی قسم!

آپ کا ایک ایک قدم جو حرکت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے۔

3۔صدقات اور خیرات (ابھی میں بیان کرتا ہوں کہ انسان چلتا کیسے ہے)، صدقات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مالی صدقہ ہوتا ہے اور ایک بغیر مال کے صدقہ ہوتا ہے۔مالی صدقہ ہم سب جانتے ہیں کہ آپ کسی فقیر کو محتاج کو پیسہ دے دیتے ہیں تو اس کے لیے آپ کا اجر و ثواب لکھ دیا جائے گا۔

جو غیر مالی صدقہ ہے اس سے اکثر لوگ غافل ہیں لوگ سمجھتے ہیں کہ صدقہ کا مطلب ہی پیسہ ہوتا ہے۔نہیں میرے بھائیو! پیسہ بھی ہے اور اتنے آسان اعمال ہیں آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ اللہ تعالیٰ ان چھوٹے سے اعمال کی وجہ سے آپ کو صدقہ کا ثواب دے رہے ہیں۔

نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں صحیح مسلم کی روایت ہے (اللہ تعالیٰ نے اس بندے میں جوڑ پیدا کیے ہیں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان تین سو ساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا کرے)۔

اگر یہ جوڑ نہ ہوں تو یہ انسان اس لکڑی کی طرح ہو کوئی حرکت نہیں۔ یہ تین سو ساٹھ جوڑ ہیں تو انسان حرکت کرتا ہے اپنے ربّ کو سجدہ بھی کر سکتا ہے۔ کبھی شدید کمر کے درد کو آپ نے محسوس کیا اور دیکھا کہ آپ سجدہ نہیں کر سکتے جس نے آپ کے لیے سجدہ مشروع کیا اسی ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو توفیق بھی دی کہ آپ سجدہ کر سکیں۔ ہم سجدہ اپنی مرضی سے نہیں کرتے میرے بھائیو! اگر یہ جوڑ نہ ہوتے کوئی سجدہ کر نہ سکتا۔

تو جوڑ ربّ ذوالجلال سبحانہ و تعالیٰ نے عطا فرمائے ہیں اور ایک ایک حرکت ہم کرتے ہیں۔ ہم کھانا کھاتے ہیں یہاں پر یہ سارے جوڑ حرکت کر رہے ہیں اور اگر میں یہ بیان کروں کہ صرف جو تشہد کی انگلی ہم ہلاتے ہیں کتنے complicated طریقے سے دماغ کے ذریعے سے، رگوں کے ذریعے سے یہ حرکت ہوتی ہے تو آپ پریشان ہو جائیں! وقت نہیں ہے ورنہ میں یہ بھی بیان کرتا لیکن ان شاء اللہ کبھی کسی خطبے میں یہ میں بیان کروں گا کہ اللہ تعالیٰ کے معجزے دیکھیں اس انسان کے اندر کہ آپ سوچ نہیں سکتے۔

﴿وَفِيٓ أَنفُسِكُمۡۚ أَفَلَا تُبۡصِرُونَ﴾(الذاريات:21)

(تمہارے اندر معجزے ہیں تمہارے نفس کے اندر تمہارے جسم کے اندر معجزے ہیں کیا تمہیں نظر نہیں آتے؟)

ہاں! نظر نہیں آتے اس انسان کو انسان یہ سمجھتا ہے کہ سب کچھ وہ خود کر رہا ہے۔ تو یہ تین سو ساٹھ جو جوڑ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیے ہیں اور آپ نے ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا ہے واجب ہے آپ پر۔ تو کیسے صدقہ دینا ہے یعنی تین سو ساٹھ ریال روزانہ دیں ہم؟ کتنا مشکل ہے کون دے سکتا ہے تین سو ساٹھ ریال روزانہ صدقے میں۔

تو ربّ رحیم ربّ غفور سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی رحمت للعالمین ﷺ کو یہ بات بیان کر کے وحی کے ذریعے یہ مسئلہ بھی آسان کر دیا۔ نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا صدقہ ہے)۔ سواری پر بیٹھنا ہے وہ نہیں بیٹھ سکتا اس کی مدد کی ہے یہ صدقہ ہے۔ کوئی بھاری چیز اٹھا رہا ہے وہ نہیں اٹھا سکتا اس کی مدد کی ہے یہ صدقہ ہے۔ "الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ" (اچھی بات کرنا صدقہ ہے)۔ ایک دن میں دس مرتبہ اچھی بات کریں دس صدقے ہیں۔

اچھی بات ہم جانتے ہیں کیا ہوتی ہے ہم نے کبھی سوچی ہے اچھی بات؟ نعوذ باللہ، بعض لوگ تو صرف یہ جانتے ہیں کہ گالی کیا ہوتی ہے، غیبت کیا ہوتی ہے، نمیمت کیا ہوتی ہے، گانے بجانے کیا ہوتے ہیں! کبھی سوچا ہے کہ اچھی بات جو آپ کے اس منہ

سے اس زبان سے نکلتی ہے آپ کے لیے صدقہ لکھ دیا گیا؟ آپ کے نامہ اعمال کا وزن بڑھ گیا اور نامہ اعمال کے وزن میں ایک ذرّہ برابر عمل بھی قدر رکھتا ہے اس کی قدر و قیمت ہے۔ ہمارے ہاں کوئی قدر و قیمت نہیں ہے ذرّہ برابر چیز کی لیکن اللہ تعالیٰ کے ترازو میں اللہ تعالیٰ کے ہاں ذرّہ برابر عمل کی بھی قدر و قیمت ہے۔

مسجد کی طرف ایک ایک قدم آپ جاتے ہیں ایک ایک قدم پر آپ کے لیے ایک ایک صدقہ ہے۔ اگر مسجد آپ کے گھر سے سو میٹر دور ہے تو ایک وقت میں سو قدم، واپسی میں سو قدم، پانچ نمازوں میں ایک ہزار قدم یعنی ایک ہزار صدقہ۔

تو تین سو ساٹھ کی بات ہو رہی تھی مشکل تھی ہمارے لیے اب تو صرف پانچ نمازوں میں ایک ہزار صدقے کا ثواب ہو گیا، اچھی بات کرنے کا الگ، مسلمان بھائی کے منہ کی طرف دیکھ کر مسکرانا (مذاق اڑانے کے لیے نہیں) اس کے دل کے اندر خوشی داخل کرنے کے لیے آپ مسکراتے ہیں یہ صدقہ لکھ دیا گیا۔

راستے میں چلتے چلتے کوئی مضر چیز پڑی ہے تکلیف دہ چیز پڑی ہے آپ نے ہٹا دی اس نیت سے کہ میرا مسلمان بھائی اس ضرر سے بچ جائے تو صدقہ لکھ دیا گیا۔ سبحان اللہ۔

کیا ہم اس چیز سے غافل ہیں؟ کیا ہم اپنے ربّ ذوالجلال سبحانہ وتعالیٰ کی رحمتوں سے غافل ہیں؟

4۔اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت، ان دنوں میں آپ قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے کریں۔

5۔روزہ رکھنا، یاد رکھیں کہ آپ پورے دس دن کے روزے رکھ سکتے ہیں آپ کے لیے جائز ہے یا آپ چاہیں تو ان دس دنوں میں سے کوئی بھی تین دن یا چار دن یا ایک دن چھوڑ کر آپ کے لیے جیسے آسانی ہو لیکن 9 تاریخ کا روزہ حاجی کے لیے نہیں بلکہ جو حج نہیں کرنا چاہتے ان کے لیے 9 تاریخ کے روزے کی فضیلت بیان کی ہے نبی رحمت ﷺ نے (اللہ تعالیٰ سے میں امید کرتا ہوں کہ اس ایک روزے کے بدلے میں اللہ تعالیٰ ایک سال پچھلے کے اور ایک سال اگلے کے گناہ معاف فرما دے)۔ ایک دن کا روزہ اور ایک سال پچھلے گناہ اور ایک سال اگلے گناہ معاف! سبحان اللہ۔

﴿ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(الجمعة:4)

(یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے جسے عطا فرمانا چاہے جسے عطا کرنا چاہے (کوئی روکنے والا نہیں))

لیکن کوئی ہے روزہ رکھنے والا سوال تو یہ ہے۔ ایک دن کا روزہ ہے آج کل سردیاں ہیں موسم اچھا ہے دن بھی چھوٹے ہیں اور اجر و ثواب کتنا عظیم ہے۔ تو 9 تاریخ کے روزے کا اہتمام کریں بھائیوں سے یہ گزارش ہے کہ 9 تاریخ آج کے کلینڈر کے مطابق

منگل کو ہو رہی ہے یعنی 9 ذوالحجہ منگل کو ہے تو منگل کا روزہ آپ رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس دن کا روزہ رکھیں اور ہمارے روزے اور ہمارے دیگر عبادات قبول فرمائے آمین ۔

"أقول ما تسمعون ، وأستغفر الله العظيم الجليل لي ولكم ولسائر المسلمين من كل ذنب فاستغفروه إنه هو الغفور الرحيم"

بِسْمِ اللهِ ، وَ اَلْحَمْدُ للهِ ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلي رَسُوْلِ اللهِ صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه

أَمَّا بَعْدُ:

یہ تو تھے چند اعمال جو ہم نے کرنے ہیں ان دس دنوں میں اور ان کی فضیلت میں نے مختصر طریقے سے بیان کی ہے۔اعمال کرنا اتنا مشکل نہیں اعمال کرنا تو آسان ہے لیکن اعمال کو برقرار رکھنا اور ان کی حفاظت کرنا بہت مشکل ہے۔

عمل کرنے والے کر لیتے ہیں لیکن کیا انہوں نے اپنے ان اعمال صالحہ کی حفاظت کی ہے ؟ عمل کو محفوظ کرنا اپنے نامہ اعمال میں یہ بہت مشکل کام ہے۔آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون سی آفتیں ہیں وہ کون سی مصیبتیں ہیں جو اس عمل صلح کی دشمن ہیں اور عمل صالح کا خاتمہ کر دیتی ہیں۔

1۔شرک، جس نے شرک کیا اس کے سارے کے سارے اعمال ضائع ہو گئے،ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ﴾(الزمر:65)

(اے میرے پیارے نبی ﷺ! اگر تو بھی شرک کرے تو سارے کے سارے عمل اکارت ہو جائیں)

اگر نبی کی نبوت جا سکتی ہے شرک کی وجہ سے تو ہم پھر کیا عام انسان کیا کہنا! یاد رکھیں شرک کے ساتھ کوئی بھی عمل صالح رہ ہی نہیں سکتا اس کا نامہ اعمال بالکل مٹ جاتا ہے کوئی بھی اس کا نیک عمل قابل قبول نہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں۔

2۔بدعت اور بدعت دو قسم کی ہے بدعۃ مکفرہ اس کے بھی سارے کے سارے اعمال ضائع ہو گئے جو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں اور بدعۃ جو غیر مکفرہ ہے وہ اس عمل کو ضائع کر دیتی ہے جس میں بدعت داخل ہو جائے۔

یاد رکھیں بدعت سے بھی بچنا ہے اگر اس عمل صالح کی حفاظت کرنی ہے۔ابھی پچھلے خطبے میں بہت ساری باتیں بیان کی تھیں اور ہم خوش ہو گئے تھے کہ ہم ان شاءاللہ ان پر عمل کریں گے لیکن یہ بھی ساتھ تاکید کرنی ہے کہ شرک نہیں ہونا چاہیے اور بدعت بھی نہیں ہونی چاہیے یہ دونوں دشمن ہیں۔

3۔تیسرا دشمن ہے عمل صالح کا ریاکاری۔اگرچہ یہ شرک کی ایک قسم ہے جسے شرک خفی کہتے ہیں شرک اصغر ہے لیکن میں نے الگ اس لیے بیان کیا کہ اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ریاکاری سے کوئی عمل بچتا نہیں اور اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس کے

حوالے کر دیتا ہے جس کے لیے آپ نے یہ عمل کیا ہے۔لوگوں کو خوش کرنے کے لیے کیا ہے تو جاؤ یہ عمل ان ہی کے لیے ہے میرے لیے نہیں ہے یہ۔

تو آپ کے نامہ اعمال میں وہ عمل درج ہی نہیں ہو گا، عمل صالح درج ہی نہیں ہو گا جو ریاکاری کے لیے آپ نے کیا ہو۔

ریاکاری کا مطلب ہے لوگوں کو دکھاوے کے لیے کوئی بھی عمل کرنا اسے ریاکاری کہتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے (کہ جہنم میں سب سے پہلے تین لوگ جن کو سب سے پہلے عذاب دیا جائے گا ایک ہو گا قرآن مجید پڑھنے والا، دوسرا ہو گا جہاد کرنے والا، تیسرا ہو گا صدقات اور خیرات دینے والا)۔

کبھی انسان سوچ سکتا ہے کہ اتنے اچھے عمل کرنے والے سب سے پہلے جہنم میں جائیں گے ؟! ابھی کافر نہیں گئے سب سے پہلے یہ ایندھن بنیں گے۔

کیوں ؟

کیوں کہ انہوں نے ریاکاری کی، نفاق کیا اور ریاکاری نفاق کا ایک حصہ ہے۔قرآن مجید اس لیے پڑھاتا کہ لوگ کہیں یہ قاری ہے ،لوگ یہ کہیں یہ قاری ہے اس کی اچھی قرأت ہے۔صدقات اور خیرات اس لیے دیئے کہ لوگ کہیں یہ سخی ہے۔جہاد اس لیے کیا کہ لوگ کہیں یہ بہادر ہے طاقت ور ہے۔اور لوگوں نے کہا تمہیں جو چاہیے تھا اس دنیا سے وہ تمہیں مل گیا تمہاری تعریف ہوئی لیکن آخرت میں تمہارے لیے کچھ نہیں ہے۔تو ریاکاری سے بچیں۔

4۔"المن والاذي" (منّت اور احسان جتلانا)۔ فقیر ٹوٹا ہوا ہے بکھرا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اونچا ہاتھ دیا ہے اور فقیر کو نیچا ہاتھ دیا، اللہ تعالیٰ چاہتے تو یہ الٹ بھی ہو سکتا ہے۔

اس بکھرے ہوئے کو ٹوٹے ہوئے کو مزید نہ توڑیں اگر وہ آج محتاج ہے آپ نے کچھ صدقے میں اسے عطا کیا ہے تو اس پر احسان نہ جتلائیں۔ٹوٹے ہوئے کو آپ پھر توڑ دیں گے اس احسان اور صدقے کا فائدہ ہی کیا ہے ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ میں :

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لَا تُبۡطِلُواْ صَدَقَٰتِكُم بِٱلۡمَنِّ وَٱلۡأَذَىٰ﴾ (البقرة:264)

(اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو ضائع نہ کرو احسان اور منّت جتلانے سے اذیت دینے سے)

آپ کو نہیں پتہ کہ اس کا دل کیسے کٹ رہا ہوتا ہے جب آپ احسان جتلا رہے ہوتے ہیں اس سے بہتر تھا کہ آپ دیتے ہی نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ قابل قبول ہی نہیں ہے۔

5۔ تکبر، تکبر سے بھی اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ صحیح مسلم میں نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں (جنت میں کبھی داخل نہ ہو گا وہ شخص جس کے دل کے اندر ذرّہ برابر بھی تکبر ہو)۔ ارے وہ اعمال کہاں گئے نمازیں ہیں، حج ہے، روزہ ہے، زکوٰۃ ہے کہاں گئے ؟! کچھ نہیں ہے تکبر نے سب کو مٹا دیا ہے اس لیے جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

6۔ غیبت کرنا، غیبت کا مطلب ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات جس سے وہ ناراض ہو جائے اگرچہ وہ عیب اس کے اندر ہے۔ یعنی ایک شخص ہے اس کا قد چھوٹا ہے اور آپ نے کہا اس کے پیٹھ پیچھے کہ اس کا قد کیسا ہے! یہ غیبت میں لکھ دیا گیا ایک نیکی آپ کی چلی گئی اس کے نامہ اعمال میں اضافہ ہو گیا۔ آپ کی کم ہو رہی ہے اور اس کا اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ چھوٹی سی بات ہے ہمیں چھوٹی لگتی ہے لیکن آپ نے کبھی سوچا نہیں کہ کس طریقے سے آپ کے اعمال جا رہے ہیں۔

چھوٹی سی مثال ہے کہ آپ کے موبائل میں بیلنس ہے اور آپ بیٹھے ہیں بیلنس دینے کے لیے لوگوں کو تو ایسا کوئی عقل مند شخص کر سکتا ہے؟ یہ دنیا کا مال ہے اللہ کی قسم! کوئی نہیں کرتا اگر اس کی عقل درست ہے تو کوئی نہیں کرتا۔ مشکل سے پیسہ کماتے ہیں ہم لوگ اور بیلنس لوگوں کو ایسے ہی دیتے رہیں فری میں!

آپ کا بیلنس اعمال صالحہ کا اس پر آپ نے کبھی غور کیا ہے کہ وہ پہلے سے ہے کتنا اس کے بعد آپ غیبت کر کے سب لٹا دیتے ہیں؟! سبحان اللہ۔ کیا یہ عقل سلیم ہے؟

7۔ نمیمت، چغل خوری۔ نبی رحمت ﷺ فرماتے ہیں "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ" (جنت میں داخل کبھی نہیں ہو گا جو چغل خوری کرتا ہے)۔

اس کا کام ہی یہی ہے کہ لوگوں کو آپس میں لڑوانا، اِدھر کی سنی اُدھر لگا دی اُدھر کی سنی اِدھر لگا دی۔ ارے تمہیں اور کوئی کام نہیں ہے! نہیں اس کا کام ہی یہی ہے مشن ہے اس کا کہ یہ لوگ خوش کیوں ہیں، حسد اور بغض نے اس کے دل کے اندر جگہ کر لی ہے وہ کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتا۔

اس کام یہی ہے کہ یہ خوش ہے وہ کوئی بہانہ ڈھونڈے گا کہ کس طریقے سے اس کے منہ سے یہ خوشی میں چھین لوں، کسی کو سکون اور اور اطمینان میں نہیں دیکھ سکتا وہ۔ اللہ تعالیٰ کا انصاف ہے کہ جب دنیا میں آپ نے لوگوں کو تڑپایا اور تکلیفوں میں اس طریقے سے رکھا تو آخرت میں یہی آپ کی سزا ہے کہ آپ کا کوئی عمل صالح قابل قبول نہیں ہو گا۔

8۔ جادو، جادو کرنا کفر ہے، جادو گر کے پاس جا کر اس کی تصدیق کرنا کفر ہے اور جادو گر کے پاس جا کر اس کی تصدیق نہ کرنا تو چالیس دن کی نماز نہیں ہے۔

جو لوگ جادو کرتے ہیں یا جادو کی مصیبت میں مبتلا ہیں وہ ابھی توبہ کر لیں۔ ربّ غفور ہے، رحیم ہے، ذوالجلال والاکرام ابھی آپ کو معاف کر دیں گے تو اس جادو کی دلدل سے آپ نکل جائیں، یہ دن بہت فضیلت کے دن ہیں ابھی توبہ کر لیں۔

9۔ ظلم کرنا، ظلم کرنے سے آپ کی نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ نبی رحمت ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بیچ میں بیٹھے تھے اور سوال کیا "مَنِ الْمُفْلِسُ" (تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟)۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! مفلس تو وہ ہے جس کا کوئی مال و متاع نہیں، نہ درہم ہے نہ دینار ہے نہ کوئی مال ہے مفلس ہے۔ مفلس اس کو کہتے ہیں مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی پیسہ نہیں ہے مختصراً۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا (مفلس یہ نہیں ہے مفلس تو وہ شخص ہے جو قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ نماز ہے روزہ ہے اور زکوٰۃ ہے (یہ تینوں ارکان اسلام میں سے ہیں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کی ہے رمضان کے روزے سارے رکھے ہیں ساری زندگی ایک روزہ نہیں چھوڑا زکوٰۃ بھی اپنے مال کی ساری زندگی دیتا رہا) لیکن وہ اس حالت میں آتا ہے ان عظیم چیزوں کر لے کر اس عظیم ثواب کو لے کر اپنے ساتھ اس حالت میں آتا ہے کہ اس نے فلان شخص کو گالی دی، فلان شخص کو مارا، فلان کو پیٹا، فلان کو قتل کیا لوگوں پر ظلم کرتا رہا تو اللہ تعالیٰ کا انصاف اور حساب ہو گا اس دن کہ اس شخص کے نامہ اعمال سے یہ جو نیکیاں ہیں یہ جو پہاڑ ہیں نیکیوں کے (نماز ہے روزہ ہے حج ہے زکوٰۃ ہے) یہ نکال کر اللہ تعالیٰ حکم دے گا فرشتوں کو کہ ان کے نامہ اعمال میں ڈال دیں ان مسکینوں کے جن پر یہ ظلم کرتا رہا دنیا میں اور آہستہ آہستہ اس کے نامہ اعمال سے وہ اعمال صالحہ مٹتے جائیں گے حتی کے اس کے سارے اعمال ختم ہو جائیں گے۔

ابھی ترازو پورا نہیں ہوا حساب پورا نہیں ہوا وہاں پر ذرّہ برابر بھی نیکی یا بُرائی کی قدر و قیمت ہے اب کیا ہو گا؟ جو ان کی بُرائیاں ہیں اس کے پلڑے میں ڈال دو۔ تو ان سب کی بُرائیاں اس کے پلڑے میں ڈال دی جاتی ہیں اور اسے جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے۔

یہ مفلس ہے اور ہمارے اعتبار سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی مال نہیں ہے لیکن شریعت کے اعتبار سے مفلس وہ ہے جس کے پاس کوئی بھی عمل صالح نہیں ہے۔

عباد اللہ:

﴿إِنَّ اللَّهَ وَمَلَٰٓئِكَتَهُۥ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّۚ يَٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ صَلُّواْ عَلَيۡهِ وَسَلِّمُواْ تَسۡلِيمًا﴾(الاحزاب:56)

أَللّٰهم صل وسلم وبارك على نبيك محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

"وارض أللّٰهم عن الخلفاء الراشدين، أبي بكر وعمر وعثمان وعلي، وعن الصحابة أجمعين، وعن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين، وعنا معهم بفضلك وكرمك وجودك بمنّك و احسانك يا أرحم الراحمين"

"أللّٰهم أعز الإسلام والمسلمين، وأذل الشرك والمشركين، ودمر أعداءك أعداء الدين ، أللّٰهم آمنا في أوطاننا، وأصلح أئمتنا وولاة أمورنا، ولا تجعل ولايتنا إلا فيمن خافك واتقاك واتبع رضاك يا أرحم الراحمين!" آمين

عباد الله:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَآئِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾(النحل:90)

"فاذكروا الله العظيم الجليل يذكركم واشكروه على النعم يزدكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون"

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (134.ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کی فضیلت) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio